Digtized by Khilafat Library

جلد ۳ | ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء | مطابق ۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۴ھ | نمبر ۸۱

مدینۃ المسیح علیہ السلام

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت کسی قدر ناساز ہے اسلئے چند دنوں سے درس نہیں ہوتا۔

۱۸۔ جنوری کو بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح نے میاں احمد نور صاحب مہاجر سوداگر کا نکاح میاں عبدالرحمان صاحب پٹیالوی کی لڑکی لطیفن سے ڈیڑھ سو مہر پر پڑھا۔

مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام کے بعض طلباء بٹالہ میں ایک دوستانہ میچ کھیلنے کے لئے گئے ہیں۔ اس لئے ۱۸۔ جنوری کو مدرسہ بند کیا گیا۔

اخبار احمدیہ

بن باجوہ سے میاں خدا بخش صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ پہلا پارہ مترجم جو میں قادیان سے لایا تھا وہ سب احباب کو جمع کر کے عبدالمجید صاحب کے ذریعہ سنا دیا گیا ہے تاکہ وہ لوگ جو خود نہیں پڑھ سکتے۔ اسطرح سن لیں۔

(ایڈیٹر) وہ احمدی صاحبان جو موجودہ حالت میں قرآن شریف کو نہیں پڑھ سکتے۔ انہیں چاہیئے کہ دوسروں سے پڑھوا کر سن لیں۔ اور خود پڑھنے کی کوشش کریں۔

ڈیرہ غازیخاں سے بابو محمد اکبر صاحب کلارک خزانہ تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہاں درس قرآن جاری ہے نیز ۹ جنوری کو ایک تبلیغی جلسہ کیا گیا۔ جسمیں چودھری عبداللہ خان صاحب گرداور اور مولوی محمد عثمان صاحب اور مولوی عبدالرحمن صاحب (جو ہمراہ چودھری عبداللہ یہاں آئے ہوئے ہیں) نے تقریریں کیں۔ اور احمدیت کو کھول کھول کر بیان کیا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ یہاں کے لوگوں کو شناخت حق کی توفیق عطاء فرمادے۔ اور ہمیں توفیق دے تاہم تبلیغ کے کام میں کبھی نہ تھکیں۔

کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور سے منشی فیروز الدین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کاٹھ گڑھ لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی دعاؤں کی برکت سے مبلغ پانچ روپے ماہوار سکول کی امداد یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ء سے سرکار سے منظور ہو گئی ہے۔

مدرسہ کا سالانہ امتحان عنقریب ہونیوالا ہے۔ احباب دعا کریں

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

کہ خدا تعالیٰ عمدہ نتیجہ نکالے ؛

شاہ کوٹ ضلع گوجرانوالہ سے برادرم مکرم عبد الحق صاحب قریشی تحریر فرماتے ہیں کہ عزیز محمد زمان پسر عزیزم دوست محمد صاحب عرصہ دو سال سے مفقود الخبر تھا۔ مل گیا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اس کو ایک شخص سراج الدین حجام بھیرہ سے قادیان کا بہانہ کر کے ساتھ لے گیا تھا مگر مختلف جگہوں میں پھرتا پھراتا ایک موضع میں دھوکہ سے چھوڑ آیا۔ جہاں اُسے ایک شریف آدمی نے سکھوں کے ہاں سخت تکلیف میں دیکھ کر پوشیدہ طور پر اپنے پاس بلا لیا۔ اور اسکے والد کو اطلاع دی جو وہاں جا کر اُسے لے آئے۔ مذکورہ بالا سراج الدین بھیرہ کا باشندہ ہے۔ اور اپنے آپ کو احمدیوں کے سامنے احمدی ظاہر کرتا ہے۔ احمدی احباب کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اس سے آگاہ رہیں اور اس کی کسی بات میں نہ آئیں اور خدانخواستہ کسی قسم کا نقصان نہ اُٹھائیں ؛

فرانس سے جناب ڈاکٹر محمد دین صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ برادران احمدیہ جو فرانس میں مقیم ہیں۔ ان کے پتے اخبار میں شائع کر دئیے جایا کریں۔ تاکہ ہمیں آپس میں خط و کتابت میں آسانی ہو۔ ایڈیٹر۔ ہم آیندہ انشاء اللہ تعالےٰ پتے موصول ہونے پر ضرور اخبار میں شائع کر دیا کرینگے۔ اب ڈاکٹر صاحب موصوف کا موجودہ پتہ شائع کیا جاتا ہے۔ جو یہ ہے:-

Mohad Din Sub asst Surgen
129th Baluchis Indian
Expeditiory Farce B
C/o. P. Postmaster
Bombay

راولپنڈی سے حکیم محمد عبد الجلیل صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میں بوجہ قرضہ بعض مشکلات میں ہوں۔ احباب انکے لئے دُعا کریں

ایک شخص نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا کہ مینے چالیس برس تک نکاح نکیا۔ اب مینے کسی شخص سے سُنا۔ کہ کنوارے مرد کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ اس خیال سے مینے نکاح کر لیا جو میرے لئے نقصان دہ ثابت ہوا ہے۔ حضور نے لکھوایا یہ بات بالکل غلط ہے کہ بے نکاح کا جنازہ جائز نہیں ہوتا

کسی عورت نے پوچھا کہ دعا فاتحہ خوانی کے متعلق کیا ارشاد ہے حضور نے لکھوایا کہ فاتحہ خوانی بدعت ہے۔ اس سے بچنا چاہیئے ؛

جنگ یورپ

قیصر جرمنی۔ لنڈن ۱۳ جنوری۔ اطالوی سب تار کا پیغام مظہر ہے کہ ملکہ جرمنی بوجہ علالت قیصر برلن میں طلب کی گئی ہے۔ دیگر خبروں سے منکشف ہوتا ہے کہ قیصر کا تمام کنبہ برلن جا رہا ہے ؛

فرنچ قرضہ کی کامیابی۔ لنڈن ۱۳ جنوری۔ قرض کے مکمل اعداد سے مترشح ہے۔ کہ کل چھ سو ملین پونڈ سے زائد قرض پیش کیا گیا ہے ؛

زار روس کا خطاب اپنی فوج سے۔ لنڈن ۱۳ جنوری پیٹروگراڈ۔ زار نے سال نو کا ایک پرجوش ایڈریس اپنی افواج کو دیا ہے جس میں اس نے کہا۔ کہ یاد رکھو ہمارے عزیز روس کی آزادی اس وقت تک یقینی نہیں ہو سکتی اور نہ ہم اپنے وسائل کو اس وقت تک ترقی و نشو و نما دے سکتے ہیں جب تک کہ ہم فیصلہ فتح و ظفر سے ہمکنار نہ ہوں بنا برین فتح و نصرت کے بغیر ہرگز صلح نہ ہو گی اور یہ جس طرح کی جنگوں سے حاصل کی جائیگی ؛

انخلائے درّہ دانیال۔ لنڈن ۱۲ جنوری سر چارلس منرو کی تاریخی مراسلت کا مضمون حسب ذیل ہے۔ ترکوں نے ۷ جنوری کو ہلس پر ہماری لائنوں پر سخت گولہ باری سے حملہ آور ہونے کی کوشش کی ڈیڑھ سے تین بجے تک سہ پہر کے مابین ہماری خندقوں پر برابر گولہ باری ہوتی رہی۔ اور تین سے چار بجے تک آتش فشانی اور بھی شدید ہو گئی ترکوں نے گولیوں کا مینہ برسانا شروع کر دیا سوا چار بجے انہوں نے ہمارے تمام محاذ پر دو تفلون پر سنگینیں چڑھالیں اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انکے افسر انہیں حملہ پر آمادہ کر رہے ہیں۔ لیکن وہ صرف پانچویں روش اور فیلون سلیہ ءیلف پر حملہ آور ہو سکے مگر سٹیفورڈ شائر نے پورے طور پر ان کا منہ پھیر دیا بہت سے حملہ آور مقتول و مجروح ہوئے ہماری طرف ۱۳۵ جانوں کا نقصان ہوا آلات پرواز رپورٹ کرتے ہیں۔ کہ جنگی جہازات کی گولہ باری ترکوں کے بائیں دستہ پر نہایت صحیح تھی جس سے اغلب ہے کہ ترکوں کی بہت سی جانوں کا نقصان ہوا ہو گا۔

للی کے قریب گولہ باری۔ لنڈن ۱۴ جنوری پیرس کی ایک اور مراسلت سے مترشح ہوتا ہے۔ کہ للی کے نواح میں سخت گولہ باری ہوئی جہاں جرمن خندقیں اور پناہ گاہیں تباہ کر دیگئیں۔ ایک جرمن رجمنٹ جو روس میں داخل ہو رہی تھی ہماری آتش فشانی کی زد میں آگئی پاسٹر کے سطح مرتفع کی جرمن چار اچھ انعاب کہ خاموش کر دیا گیا بعلاقہ شامپین اور ارگون ہیا بھی خفیف سی جھڑپیں ہوئیں۔

روسی چار حانہ روش لنڈن (۱۳ جنوری) پیٹروگراڈ کا تار مظہر ہے۔ کہ روسی چار حانہ روش سے عہدہ برآ ہونے کی غرض سے آسٹریا نے چار ڈویژن بلقان اور دو ڈویژن اطالوی محاذ سے واپس طلب کئے ہیں۔ دشمن کی بھاری فوج کمک جنوبی روسی محاذ کے انتہا راست نمودار ہوئی ہے۔ آسٹروی سرگرمی سے زرنوویز کو خالی کر رہے ہیں ہسپتال اور پبلک دفاتر ہنگری منتقل کر دئیے گئے ہیں ؛

ریلوے پل کو اڑانا۔ (لنڈن ۱۳ جنوری) سالونیکا فرنچ سپاہ نے احتیاطاً دریائے سروہ کا ریلوے پل اڑا دیا

ترک افسروں کی گرفتاری لنڈن ۱۴ جنوری جو ترک افسر سفارت خانہ پیرس کے انچارج تھے وہ قسطنطنیہ میں فرنچ نائب قونصل کے گرفتار کئے جانے کے انتقام میں لئے گئے ؛

یونان اور متحدہ سلطنتیں لنڈن ۱۲ جنوری۔ جو تار محتسب کی کانٹ چھانٹ سے محفوظ رکھنے کے خیال سے ایتھنز سے براہ مسینا بھیجے گئے ہیں۔ ان سے منکشف ہوتا ہے کہ یونانی دار السلطنت کے لوگوں کے خیالات روز بروز اہم وینزیلوس سابق وزیر اعظم یونان کی پالیسی اور متحدہ سلطنتوں کی دوستی کی طرف راغب ہوتے جاتے ہیں۔ و ولو سے بدنظمی کی خبر پہنچی ہے۔ جہاں ہوکی جماعتوں نے ذخائر لوٹ لئے شکایت کی جاتی ہے کہ تمام یونان میں کوئلہ اور آرد گندم کی قلت ہے اور ایتھنز میں روشنی اور ٹریم کی سروس ناگفتہ بہ حالت کو پہنچ رہی ہے باشندے ان تکالیف سے اس بات کی اشد ضرورت تصور کرتے ہیں کہ متحدہ سلطنتوں سے مزید رابطہ و اتحاد قائم کیا جائے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء

ہمارے نزدیک میثاق النبیین کے مصدق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

مولوی محمد علی صاحب نے غلط بیانی سے کام لیا ہے

مولوی محمد علی صاحب کا خطبہ ۹ جنوری کا پیغام صلح غیر مبایع اصحاب کے امیر مولوی محمد علی صاحب کے ایک خطبہ کا حامل ہے۔ اس خطبہ کو محرران "پیغام" نے اس قدر ضروری سمجھا ہے کہ اسے اخبار مذکور میں بطور لیڈنگ آرٹیکل یا افتتاحیہ درج کیا گیا ہے۔ اس خطبہ کا خلاصہ بالفاظ مولوی محمد علی صاحب حسب ذیل ہے:-

خطبہ کا خلاصہ "قرآن کی تفسیر میں ایک طرز لوگوں نے اختیار کی ہوئی ہے کہ جس شخص کو بڑا بنانا مقصود ہو قرآن کی ایک ایک آیت سے اس کا ذکر اور اس کی تائید نکالتے ہیں ....

(چنانچہ) حیدرآباد میں ایک شخص میر محمد سعید صاحب (اٹھا) ئس نے اپنے ایک خطبہ میں یہ کہدیا جو رسول مصدق لما معکم یہاں ذکر کیا گیا ہے یہ محمد رسول اللہ صلعم نہیں بلکہ مرزا صاحب ہیں یہ آواز محمد رسول اللہ صلعم کی صریح تحقیر کرنے والی تھی اور اس لئے ہمیں یہ توقع رکھنی چاہیئے تھی کہ اس کے اوپر صدائے نفرین بلند ہوگی لیکن اب جو میاں صاحب کی طرف سے قرآن کریم کے پہلے پارہ کا ترجمہ شائع ہوا ہے اس میں اس توقع کے بالکل برخلاف اسی آیت کو لیکر اس سے مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت نکالا گیا ہے ....

جاؤ دنیا میں تلاش کرو کون ہے سب سے پہلا شخص جس نے مصدق لما معکم کے مطابق کل انبیا کی تصدیق کی سوائے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی ایسا شخص نہ پاؤ گے لیکن جس نے پہلے تصدیق کی آج اس کا نام تو اڑ گیا اس کی جگہ مرزا صاحب کو دیدیگئی ..... پھر آؤ اس ظلم عظیم کو چھوڑو۔ آقا کی جگہ خادم کو مت دو۔ ..... یہ ایک خطرناک بہت ہی خطرناک راہ ہے۔ (یاد رکھو) اس پیشگوئی سے پھرنے والوں کو فاسق کہا گیا ہے ہم نہیں جانتے وہ کون ہیں وہ خود دیکھیں کہ اس آیت کے مطابق فاسق کون ٹھہرتا ہے"

اون کی گالیاں سپرد خدا! ناظرین! جو خطبہ کا خلاصہ ہم نے محولہ بالا سطور میں دیا ہے اس کا مضمون اخبار پیغام کے قریباً تین صفحوں میں آیا ہے اور اس میں ہمکو نہ صرف "ظلم عظیم" اور "تحریف" کے مرتکب ٹھہرایا ہے۔ بلکہ فاسق بھی قرار دیا ہے نیز آپنے ہمارا نام قرآن کریم کے ساتھ ہنسی۔ صریح "تمسخر" اور "استہزا" کرنے والے رکھا ہے۔

ہم مولوی صاحب کی عادت سے واقف آپکے اخلاق سے آشنا ہیں۔ آپ کی جلد بازطبیعت اور زود رنج مزاج کا ہم کو علم ہے اس لئے ہم انکو ان نا ملائم الفاظ کے استعمال پر معذور سمجھتے ہیں اور انکا معاملہ خدا کے سپرد کرتے ہیں

اس خطبہ کی غرض ہاں اس خطبہ کی غرض اور اس کا مقصد کیا تھا؟ اس کا جواب ہم سوائے اس کے اور کیا دیسکتے ہیں کہ مولوی صاحب نے قادیان کی رہائش اور انجمن کی ملازمت کے زمانہ میں ایک ترجمہ انجمن کے لئے شروع کیا تھا جس کا مسودہ انگریزی وار دو آپ اپنی ملکیت سمجھ بیٹھے ہیں اور ارادہ رکھتے ہیں کہ اُسے شائع کریں۔ اب ہمارے ترجمہ کی اشاعت سے اس کی فروخت اور بکری میں روک نظر آئی اس لئے آپ نے چاہا کہ مدینۃ المسیح قادیان سے اور علما جماعت احمدیہ کی منتخب شدہ جماعت کی طرف سے شائع ہونے والے ترجمہ کی عوام کی نظر میں تحقیر کریں اور غیر احمدی جذبات کو ہیجان میں لاکر انکو ہمارے ترجمہ کی طرف سے بدظن کریں۔

مولوی صاحب نے ہمارا ترجمہ پڑھا ہی نہیں لیکن جس چراغ کو خدا تعالیٰ خود روشن کرنا چاہے اسے کون بجھا سکتا ہے جس باغ کا وہ خود مالی ہو اور جس کھیت کو وہ خود سرسبز رکھنا چاہے بھلا اسے کون ویران کرسکتا ہے؟ اس لئے خدا نے چاہا کہ حق کی مخالفت کرنے والے اور صدر انجمن احمدیہ کے مال پر غیر منصفانہ قبضہ رکھنے والے مولوی محمد علی صاحب کے منہ سے وہ الفاظ نکلوائے جو واقعات آفرینی کا رنگ رکھتے اور ان کی جلد بازی و قلت تدبر کا نتیجہ ہیں:-

معلوم ہوتا ہے کہ یا تو مولوی محمد علی صاحب نے ہمارے ترجمہ کو سرے سے پڑھا ہی نہیں یا پھر عمداً ہماری طرف وہ باتیں منسوب کی ہیں جو ترجمہ میں نہیں۔ کیونکہ قادیان سے شائع ہونے والے ترجمۃ القرآن میں سرے سے ہی وہ مضمون نہیں جس پر غیر مبایع اصحاب کے امیر نے طبع آزمائی فرما کر منبر خطبہ کو ذلیل کیا ہے چنانچہ ملاحظہ ہو کہ قادیان سے شائع ہونے والے ترجمۃ القرآن پارہ اول میں مصدق لما معکم پر جو تفسیری نوٹ شائع ہوا ہے وہ حسب ذیل ہے:-

میثاق النبیین کے مصدق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۵۳ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُم بائبل کے پڑھنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ پہلے نبیوں نے ایک ایسے نبی کی خبر دی تھی جو سب دنیا کی طرف آئیگا۔ اور صرف بنی اسرائیل کی طرف نہ ہوگا۔ دیکھو یسعیاہ باب ۴۲ آیت ۱ و ۶ باب ۵۵ آیت ۴ و ۵ باب ۵۹ آیت ۵ تا ۷۔

چونکہ نبیوں کا ایک یہ بھی کام ہے کہ اپنے سے پہلے نبیوں کی تصدیق کریں۔ جیسا کہ تمام نبیوں کی زندگی کے حالات سے معلوم ہوتا ہے بنی اسرائیل کے تمام نبی اپنے سے پہلے نبیوں کی تصدیق کرتے رہے ہیں۔ اس لئے اس نبی کیلئے جو تمام دنیا کے لئے آئے کل دنیا کے انبیا کی خواہ وہ کسی قوم یا کسی ملک میں گذرے ہوں تصدیق لازمی اور ضروری تھی۔ پس ایک ایسے نبی کی خبر دینے سے جو سب دنیا کی طرف آئیگا دوسرے الفاظ میں یہ مراد تھی کہ ایک ایسا نبی آئیگا جو تمام راستبازان عالم کا مصدق ہوگا جس طرح اسرائیلی نبی اسرائیلی نبیوں کے مصدق تھے۔ چونکہ یہ نبی کل دنیا کی طرف آنا تھا اس لئے یہ بھی ضرور تھا کہ اس کے انکار پر دنیا کی تمام قومیں سزا پائیں اور اس کے نہ ماننے والے خدا تعالیٰ کی درگاہ سے دور کئے جائیں۔ چنانچہ یسعیاہ باب ۶۰ آیت ۱۲ میں بیان کیا گیا کہ "وہ قوم اور وہ مملکت جو تیری خدمت گذاری نہ کرے گی برباد ہو جائیگی۔ ہاں وہ قومیں ایک لخت ہلاک کی جائینگی"۔ اسی طرح استثنا باب ۱۸ آیت ۱۹ میں لکھا ہے۔ "اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں

وہ میرا نام لیکر کہیگا۔ نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے لونگا قرآن کریم میں دعوے کیا گیا ہے کہ وہ نبی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جیساکہ فرمایا ہے۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ ؕ قال ءاقررتم واخذتم علیٰ ذلکم اصری ؕ قالوا اقررنا ؕ قال فاشھدوا وانا معکم من الشاھدین ۔ فمن تولی بعد ذلک فاولٰئک ھم الفاسقون (سورۃ اٰل عمران ع ۳ آیت ۸۲ و ۸۳) اور جب اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے پختہ عہد لیا۔ البتہ جو کچھ میں نے تم کو کتاب اور حکمت دی ہے پھر آئے تمہارے پاس کوئی رسول جو تصدیق کرے اس کی جو تمہارے پاس ہے تو ضرور ضرور تم اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔ پھر فرمایا کہ کیا تم نے اس بات کا اقرار کیا اور اس بات میں میری تاکید کو قبول کر لیا۔ تمام انبیاء نے کہا کہ ہم نے اقرار کیا اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تم بھی گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ رہونگا۔ پس جو کوئی شخص اس کے بعد منہ پھیر لیگا پس یہ لوگ میری جماعت سے خارج شدہ ہوں گے۔ پھر لکھا ہے

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم نے بھی اس وعدہ کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اس کے بعد فرمایا ہے۔ افغیر دین اللہ یبغون ولہ اسلم من فی السمٰوٰت والارض طوعا وکرھا والیہ یرجعون قل اٰمنا باللہ وما انزل علینا وما انزل علیٰ ابراھیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ والنبیون من ربھم لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون (اٰل عمران ع ۳ آیت ۸۴ و ۸۵) یعنے کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا کوئی اور دین چاہتے ہیں۔ اور آسمان و زمین میں جو کچھ بھی ہے اس کا فرمان بردار ہے خواہ خوشی سے خواہ مجبوراً۔ اور اسی کی طرف سب لوٹیں گے۔ تو کہدے ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو اتارا گیا ہماری طرف اور جو اتارا گیا ابراہیم پر اور اسمٰعیل پر اور اسحاق پر اور یعقوب پر اور اس کی اولاد پر اور اس پر جو دیا گیا موسیٰ کو یا عیسےٰ کو یا باقی تمام نبیوں کو ہم ان میں سے کسی میں بھی فرق نہیں کرتے (یعنی ایسا نہیں کہ کسی خاص قوم کے نبیوں کو مانیں۔ اور دوسروں کو نہ مانیں) اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں۔

ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی جس نے سب نبیوں کے الہامات کی تصدیق کرنی تھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ کل انبیا کے مصدق ہیں چنانچہ اس مفہوم کی تصدیق اور آیات سے بھی ہوتی ہے"

مولوی محمد علی صاحب نے اپنی غلط بیانی کو کس طرح سجایا ہے

مولوی محمد علی صاحب نے اپنی اس غلط بیانی کو سجانے کے لئے کہ قادیان سے شائع ہونے والے ترجمۃ القرآن میں آیت واذ اخذ اللہ میثاق النبیین کا مصداق حضرت مسیح موعودؑ کو ٹھہرایا گیا ہے۔ ایک اور بہت ہی غلط بیانی یہ کی ہے کہ انبیاء سابقین کی تمام پیشگوئیاں جو صریح طور پر آنحضرت صلعم کے حق میں ہیں مرزا صاحب کے متعلق کیا گیا ہے حالانکہ صریح طور پر ہمارے ترجمۃ القرآن میں اس کے بھی خلاف لکھا ہوا موجود ہے۔ جیسے کہ صفحہ ۸۸ کالم ع۱ و ۲ میں لکھا ہے:

بائیبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت جو پیشگوئیاں ہیں ان کے بعض حوالجات نقل کئے جاتے ہیں استثنا باب ۱۸ آیت ۱۸ تا ۱۹۔ میں لکھا ہے کہ میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ (موسیٰ) سا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالونگا اور جو کچھ میں اسے فرماؤنگا وہ ان سے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنیگا تو میں اس کا حساب اس سے لونگا اس پیشگوئی کا مصداق بنی اسرائیل میں سے کوئی نبی نہیں ہوا اور نہ ان کے انبیاء میں سے کسی نے اس کے مصداق ہونے کا دعوے کیا یہ صرف آنحضرت صلعم پر چسپاں ہوتی ہے اور آپ ہی نے اس کے مصداق ہونے کا دعوے فرمایا ہے" پھر صفحہ ۸۸ کالم ۱ نمبر ۲ تا ۴ ۲ میں لکھا ہے:

"ان (اہل کتاب کی) کتب میں ایک آنیوالے رسول اور ایک جدید کتاب کا ذکر تھا اور وہ نشانیاں جو رسول اور اس کتاب کی بتائی گئی تھیں وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر بالکل منطبق ہوتی ہیں۔ پھر صفحہ ۴۳ کالم ۲ سطر ۹ لغایت ۱۴ و کالم ۳ سطر ۱۰ و ۱۷ و ۲۴ میں لکھا ہے:

بائبل کے پڑھنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ پہلے نبیوں نے ایک ایسے نبی کی خبر دی تھی جو سب دنیا کی طرف آئیگا اور وہ صرف بنی اسرائیل کی طرف نہ ہوگا دیکھو یسعیاہ باب ۴۲ و باب ۵۵ و باب ۵۹ و باب ۶۰ و استثنا باب ۱۸ قرآن کریم میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ نبی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں:

صفحہ ۹۰ کالم ۳ سطر ۳۳۔ میں لکھا ہے وہ موعود رسول آنحضرت صلعم ہیں۔

صفحہ ۸۸ کالم ۳ و صفحہ ۸۹ کالم ۱ میں لکھا ہے اعمال ۳ استثنا باب ۳۳ کا مصداق آنحضرت صلعم کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا یہی حال یسعیاہ باب ۲۱ غزل الغزلات باب ۵ یسعیاہ باب ۸ و باب ۹ و باب ۲۸ و باب ۳۵ و باب ۴۰ و باب ۴۲ و باب ۴۹ و باب ۶۲ و دانیال باب ۷ کا ہے:

صفحہ ۹۹ سطر ۴ ۲ میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم ہی عہد کے رسول ہیں۔

اہل بصیرت و انصاف سے اپیل

دوستو! یہ ہے ہمارا ترجمۃ القرآن اور یہ ہے آیت زیر بحث پر ہمارے ترجمان قرآن کی تفسیر۔

آہ۔ اس صریح و بین تفسیر کی موجودگی میں اس کھلے کھلے بیان کے ہوتے ہوئے بھی مولوی محمد علی کا سا آدمی حق کی مخالفت کرتا اور خانہ خدا میں جمعہ کے مقدس ممبر پر کھڑا ہو کر وہ کچھ بغیر تحقیق دریافت کہہ جاتا ہے جس کی کچھ بھی اصلیت نہیں:

قلم ہاں! جگر پاش شدہ قلم اب ٹھہر جا۔ ناظرین واقعات دیکھکر فیصلہ کرینگے اور اہل بصیرت و انصاف خود بخود جان لینگے کہ جس شخص کی رائے اس طرح بلا تحقیق و چھان بین قائم ہوتی ہے اور جو ایک کتاب پر ریویو کرتے وقت اس کتاب کے مضمون سے بھی آگاہ نہیں وہ کہاں تک قابل

اتباع و قابل عزت ہے۔ **مگر ہاں مقام عبرت ہے مقام** خوف ہے جائے فکر ہے اس لئے اس دردانگیز داستان کو ختم کرتے وقت خدا سے دعا مانگ اور کہہ

ہماری دعا اے خدا! اے پیارے خدا! اے محمد رسول اللہ صلعم اور مسیح موعود کے بھیجنے والے خدا ہم تیرے فضلوں کی قدر کرتے تیرے انعامات کا شکریہ ادا کرتے ہیں مگر مولا! ہم ڈرتے ہیں خوف کھاتے ہیں لرزتے ہیں اور پیارے آقا مولوی محمد علی کے معاملہ کو دیکھکر عبرت پکڑتے ہیں۔ . . . .

. . . .

. . . . ان کی حالت اس حد تک پہنچ گئی ہے جس کا اظہار مضمون زیر قلم کر رہا ہے۔ پس اے قادر خدا اور ہمارے رب **الا تزغ قلوبنا بعد اذھدیتنا**۔ ہدایت کے بعد گمراہ نہ ہونے دینا اور گمراہوں کو ہدایت کی طرف لانا۔ آمین ثم آمین

(بہ تسلسل ہیڈرا مرو ن ہ)

مولوی محمد علی صاحب کا حملہ حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اولؓ پر

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے اسی خطبہ میں (جس میں آپنے ہم پر آیت **واذ اخذ اللہ میثاق النبیین** کے متعلق بہت سے الزامات قائم کئے ہیں)

الآخرۃ سے مرزا صاحب کی وحی مراد لینا قرآن کریم کی وحی کے ساتھ صریح تمسخر اور استہزا ہے حالانکہ ہمارے احباب کو اچھی طرح سے معلوم ہے کہ ۱۹۰۷ء میں جو پارہ قرآن شریف کا حضرت خلیفہ اول نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں شائع کیا تھا اس میں یہی معنے حضرت خلیفہ اول نے لکھے تھے اور یہی معنے حضور نے اپنی تفسیر القرآن میں لکھے ہیں جو ماہ نومبر ۱۹۰۶ء کے رسالہ تفسیر القرآن میں شائع ہو چکے ہیں حضور کے الفاظ یہ ہیں۔

بالآخرۃ ھم یوقنون کی تفسیر جو خلیفہ اولؓ نے کی

"چونکہ قرآن مجید میں بعض مقام پر دار یا یوم ملا کر لایا گیا ہے جیسا کہ آیا ہے وللدار الآخرۃ خیر اور الیوم الآخر اور دار آخرۃ اور یوم آخر سے مراد حشر کا وقت ہے لہذا مفسرون نے یہاں اکیلے الآخرۃ سے بھی حشر کا وقت اور قیامت ہی مراد رکھا ہے لیکن ماقبل پر یعنی **ما انزل الیک** اور **ما انزل من قبلک** پر نظر کرنے سے حضرت خاتم النبیین صلعم کی دوسری بعثت ثابت ہوتی ہے جس کا **کہ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم** الے و آخرین منھم لما یلحقوا میں ذکر آیا ہے کیونکہ بیان سے صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم ایک دفعہ تو امی لوگوں میں مبعوث ہوئے ہیں یعنی بھیجے گئے ہیں اور ایک دفعہ ان پیچھے آنے والوں میں بھی مبعوث ہونگے جو کہ ان پہلوں کے ساتھ نہیں ملے پس ماقبل پر نظر کرنے سے **و بالآخرۃ ھم یوقنون** کے یہ معنے ہونگے کہ وہ لوگ پیچھے آنے والی بعثت نبی کریمؐ پر یقین کرتے ہیں یہ تو اس صورت میں ہونگے جب ماقبل میں یعنی **ما انزل** میں **ما مصدریہ** لیا جاوے + + اور اگر **ما موصولہ** بمعنی جو لیا جاوے تو اس سے وحی مراد ہے جو کہ پیچھے آنے والی ہے جیسے کہ ما انزل سے وحی مراد ہے پس پہلے ترجمہ کے لحاظ و بالآخرۃ ھم یوقنون کے معنے یہ ہونگے اور وہ لوگ پیچھے آنے والی وحی پر یقین لاتے ہیں"

مولوی شیر علی صاحب کی شہادت

اس بات کا ثبوت کہ حضرت مسیح موعودؑ بھی یہی معنے کرتے تھے مولوی شیر علی صاحب کی یہ شہادت ہے جو رسالہ **کلمۃ الفصل** مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مارچ و اپریل ۱۵ء میں شائع ہو چکی ہے۔ "حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی زندگی میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دن حسب معمول نماز کے لئے مسجد مبارک میں تشریف لائے اور فرمایا کہ آج میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ قرآن شریف کی اور اس سے پہلی وحی پر ایمان لانیکا ذکر تو قرآن شریف میں موجود ہے۔ ہماری وحی پر ایمان لانیکا ذکر کیوں نہیں اسی امر پر توجہ کر رہا تھا کہ **خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور القاء** کے یکایک میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ آیہ کریمہ **والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک و بالآخرۃ ھم یوقنون** میں تینوں وحیوں کا ذکر ہے ما انزل الیک سے قرآن شریف کی وحی اور **ما انزل من قبلک** سے انبیاء سابقین کی وحی اور **الآخرۃ** سے مراد مسیح موعود کی وحی ہے۔ **الآخرۃ** کے معنے ہیں پیچھے آنیوالی وہ پیچھے آنے والی چیز کیا ہے سیاق کلام سے ظاہر ہے کہ یہاں پیچھے **آنیوالی چیز سے** مراد وہ وحی ہے جو قرآن کریم کے بعد نازل ہوگی کیونکہ اس سے پہلی وحیوں کا ذکر ہے ایک وہ جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوئی۔ دوسری وہ جو آنحضرت صلعم سے قبل نازل ہوئی اور تیسری وہ جو آپکے بعد آنے والی تھی حضرت مسیح موعودؑ نے دیر تک اسی مضمون پر بڑے زور سے گفتگو کی اور بڑے **وثوق یقین** کے ساتھ یہ ظاہر فرمایا کہ **بالآخرۃ ھم یوقنون** میں ہماری ہی وحی کا ذکر ہے میں نے اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کو بھی اپنے درس میں یہی معنے بیان فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اور جب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے انگریزی ترجمہ کا پہلا پارہ مجھے دیکھنے کے لئے دیا تو اس وقت بھی میں نے حضرت مسیح موعودؑ کے یہ معنے ان کو سنائے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کو بھی حضرت مسیح موعودؑ کے ان معنوں کا پورا علم ہے"

دیکھو اگلا صفحہ۔

معاونین اخبار مطلع ہیں

جن احباب کی قیمت یکم جنوری ۱۹۱۶ء تک ختم ہو چکی ہے۔ ان کی خدمت میں عنقریب وی پی ارسال کئے جائینگے امید ہے کہ احباب وصول فرما کر مشکور فرمائینگے

خاکسار (مینجر)

بعض صحابہ اور اکثر مفسّرین کو مولوی محمد علی کا خطبۂ جمعہ میں فاسق کہنا

مولوی محمد علی نے اپنے اس خطبہ جمعہ میں جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ آیت وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ۔ پر ہماری مخالفت میں تقریر کرتے ہوئے سب سے بڑا غضب یہ کیا ہے کہ ان تمام صحابہ اور اکابر مفسّرین پر بھی فسق کا فتویٰ جڑ دیا ہے۔ جنھوں نے کہ اس آیت کو صرف ایک ہی نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر چسپاں نہیں کیا ہے۔ کیونکہ مولوی محمد علی نے اپنے خطبہ میں ہر ایک اس شخص کو جو ایک ہی نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس آیت کو نہیں سمجھتا فاسق کہا ہے۔ اور یہ معلوم ہے کہ اس آیت شریفہ کی تفسیر میں بعض صحابہ اور اکثر مفسرین تو اسطرف گئے ہیں کہ اس کا مصداق صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ لیکن کچھ صحابہ اور بعض مفسرین کا یہ مذہب بھی ہے کہ یہ آیت شریفہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے متعلق نہیں ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہر ایک رسول اور نبی اس آیت کے مفہوم میں داخل ہے۔ اور بعض اکابر مفسرین نے تو پہلی رائے پر اسی دوسری رائے کو ترجیح دی ہے۔ چنانچہ امام شوکانی نے فتح القدیر میں اور ابن جریر نے اپنی تفسیر میں ایسا ہی لکھا ہے۔ تفسیر ابن جریر مولوی محمد علی کے پاس ہے وہ دیکھ لے کہ اس میں صاف لکھا ہے۔ "وَاَوْلٰی ھٰذِہِ الْاَقْوَالِ فِیْ ذٰلِکَ بِالصَّوَابِ قَوْلُ مَنْ قَالَ مَعْنٰی ذٰلِکَ الْاٰیَۃُ الْخَبَرُ عَنْ اَخْذِ اللّٰہِ الْمِیْثَاقَ مِنْ اَنْبِیَائِہٖ بِتَصْدِیْقِ بَعْضِھِمْ بَعْضًا۔ یعنی جو اقوال اس آیت کی تفسیر میں بیان کئے جاتے ہیں۔ سب سے قریب بالصواب میرے نزدیک اس شخص کا قول ہے جس نے کہا ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس عہد اور اس میثاق سے خبر دی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کل انبیاء سے لیا ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کی تصدیق کرینگے

صحابہ اور مفسّرین کے آیت میثاق النبیّین کے معنے میں مختلف اقوال۔

اب میں صحابہ اور مفسّرین کے وہ اقوال نقل کرتا ہوں جنہیں اُنھوں نے اس آیت شریفہ کے معانی کے متعلق اختلاف ظاہر کیا ہے تاکہ ہمارے ناظرین کو پتہ لگ جاوے کہ مولوی محمد علی نے اپنے خطبہ جمعہ میں کن لوگوں کو فاسق کا خطاب دیا ہے۔

صاوی جلد ا صفحہ ۱۷۰ میں لکھا ہے۔ وَاخْتُلِفَ فِی الرَّسُوْلِ الْمُعَاھَدِ عَلَیْہِ فِیْ جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ فَذَھَبَ جَمَاعَۃٌ مِّنَ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ مِنْھُمْ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ وَطَاوُسُ اِلٰی اَنَّ کُلَّ نَبِیٍّ یُعَاھَدُ عَلٰی اٰمَنَ یَّاْتِیْ بَعْدَہٗ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاَخَذَ الْعَھْدَ عَلٰی اٰدَمَ اِنْ جَاءَہٗ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَہٗ لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ وَلَیَنْصُرَنَّہٗ وَکَذٰلِکَ شِیْثُ اَخَذَ عَلَیْہِ الْعَھْدَ وَھٰکَذَا اِلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِلٰی مُوْسٰی بَقِیَّۃِ اَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِلٰی عِیْسٰی فَھُوَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُعَاھَدٌ عَلَیْہِ مَعَ کُلِّ نَبِیٍّ فِیْ عُمُوْمِ الْاَنْبِیَاءِ۔ وَذَھَبَ جَمَاعَۃٌ اُخْرٰی مِنَ الصَّحَابَۃِ مِنْھُمْ اِبْنُ عَبَّاسٍ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَالسُّدِّیُّ وَقَتَادَہُ اِلٰی اَنَّ الْمُرَادَ بِالرَّسُوْلِ الْمُعَاھَدِ عَلَیْہِ ھُوَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ اللّٰہُ الْعَھْدَ عَلٰی کُلِّ نَبِیٍّ بِانْفِرَادِہٖ لَئِنْ جَاءَہٗ مُحَمَّدٌ وَّھُوَ حَیٌّ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَہٗ لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ وَلَیَنْصُرَنَّہٗ۔

تفسیر فتح البیان جلد ۲ صہ ۶۷ قَدِ اخْتُلِفَ فِیْ تَفْسِیْرِ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ فَقَالَ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ وَقَتَادَۃُ وَطَاوُسُ وَالْحَسَنُ وَالسُّدِّیُّ اَنَّہٗ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الْاَنْبِیَاءِ اَنْ یُّصَدِّقَ بَعْضُھُمْ بَعْضًا بِالْاِیْمَانِ وَیَاْمُرُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا بِذٰلِکَ فَھٰذَا مَعْنَی النُّصْرَۃِ لَہٗ وَالْاِیْمَانِ بِہٖ وَھُوَ ظَاھِرُ الْاٰیَۃِ فَحَاصِلُہٗ اَنَّ اللّٰہَ اَخَذَ مِیْثَاقَ الْاَوَّلِ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ اَنْ یُّؤْمِنَ بِمَا جَاءَ بِہِ الْاٰخِرُ وَیَنْصُرَہٗ اِنْ اَدْرَکَہٗ وَاِنْ لَّمْ یُدْرِکْہُ یَاْمُرُ قَوْمَہٗ بِنُصْرَتِہٖ اِنْ اَدْرَکُوْہُ وَاَخَذَ الْمِیْثَاقَ مِنْ مُّوْسٰی اَنْ یُّؤْمِنَ بِعِیْسٰی وَمِنْ عِیْسٰی اَنْ یُّؤْمِنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ × × × وَقِیْلَ اِنَّمَا اَخَذَ الْمِیْثَاقَ فِیْ اَمْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاصَّۃً وَبِہٖ قَالَ عَلِیٌّ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَالسُّدِّیُّ۔

تفسیر معالم التنزیل صہ ۱۶۹ اور تفسیر مراح الید صہ ۹۸ اور تفسیر جمل صہ ۳۰۷، خازن میں لکھا ہے

وَاخْتَلَفُوْا فِیْ مَعْنَی الْاٰیَۃِ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَخَذَ الْمِیْثَاقَ عَلَی النَّبِیِّیْنَ خَاصَّۃً قَبْلَ اَنْ یُّبَلِّغُوْا کِتَابَ اللّٰہِ وَرِسَالَاتِہٖ اِلٰی عِبَادِہٖ اَنْ یُّصَدِّقَ بَعْضُھُمْ بَعْضًا وَاَخَذَ الْعُھُوْدَ عَلٰی کُلِّ نَبِیٍّ اَنْ یُّؤْمِنَ بِمَنْ یَّاْتِیْ بَعْدَہٗ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَیَنْصُرَہٗ اِنْ اَدْرَکَہٗ فَاِنْ لَّمْ یُدْرِکْہُ اَنْ یَّاْمُرَ قَوْمَہٗ بِنُصْرَتِہٖ اِنْ اَدْرَکُوْہُ فَاَخَذَ الْمِیْثَاقَ مِنْ مُّوْسٰی اَنْ یُّؤْمِنَ بِعِیْسٰی وَمِنْ عِیْسٰی اَنْ یُّؤْمِنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِنَّمَا اَخَذَ اللّٰہُ الْمِیْثَاقَ مِنْھُمْ فِیْ اَمْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

مجمع البیان صفحہ ۲۷ تفسیر آل عمران۔ اِنَّمَا اَخَذَ الْمِیْثَاقَ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ لِیُصَدِّقَ بَعْضُھُمْ بَعْضًا وَیَاْمُرَ بِالْاِیْمَانِ بِبَعْضٍ وَھُوَ الْمَرْوِیُّ عَنِ الْحَسَنِ وَسَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ وَطَاوُسٍ وَقِیْلَ اِنَّ الْمِیْثَاقَ اَخَذَ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ لِیَاْخُذُوْا عَلٰی اُمَمِھِمْ بِتَصْدِیْقِ مُحَمَّدٍ اِذَا بُعِثَ وَیَاْمُرُوْھُمْ بِنُصْرَتِہٖ عَلٰی اَعْدَائِہٖ اِنْ اَدْرَکُوْہُ۔

تفسیر ثعالبی صہ ۲۸۴ جلد ا۔ اَلْمَعْنٰی اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَخَذَ مِیْثَاقَ کُلِّ نَبِیٍّ بِاَنَّہٗ مُلْتَزِمٌ ھُوَ وَمَنْ اٰمَنَ بِہٖ الْاِیْمَانَ بِمَنْ اَتٰی بَعْدَہٗ مِنَ الرُّسُلِ وَالنَّصْرَ لَہٗ

تفسیر روح البیان جلد ا صہ ۳۴۱۔ قَالَ قَوْمٌ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَخَذَ الْمِیْثَاقَ مِنَ النَّبِیِّیْنَ خَاصَّۃً اَنْ یُّصَدِّقَ بَعْضُھُمْ بَعْضًا وَاَخَذَ الْعَھْدَ عَلٰی کُلِّ نَبِیٍّ اَنْ یُّؤْمِنَ بِمَنْ یَّاْتِیْ بَعْدَہٗ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَیَنْصُرَہٗ اِنْ اَدْرَکَہٗ وَاِنْ لَّمْ یُدْرِکْہُ اَنْ یَّاْمُرَ قَوْمَہٗ بِالْاِیْمَانِ بِہٖ وَبِنُصْرَتِہٖ اِنْ اَدْرَکُوْہُ فَاَخَذَ الْمِیْثَاقَ مِنْ مُّوْسٰی اَنْ یُّؤْمِنَ بِعِیْسٰی وَمِنْ عِیْسٰی اَنْ یُّؤْمِنَ بِمُحَمَّدٍ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔

تفسیر نیساپوری جلد ۳ صہ ۲۳۶ - ۲۳۷۔

مَعْنَی الْاٰیَۃِ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَخَذَ مِیْثَاقَہٗ مِنْ کُلِّ نَبِیٍّ اُوْتِیَ کِتَابًا وَّحِکْمَۃً اَنْ یُّؤْمِنَ بِکُلِّ رَسُوْلٍ کَانَ قَدْ جَاءَ قَبْلَہٗ مُوَافِقًا لِّمَا مَعَہٗ وَیَنْصُرَ دِیْنَہٗ بِاَنْ

يُظْهِرُ حَقِيقَتَهُ فِي دِقَّتِهِ وَأَنَّهُ مِنْ عِنْدِ اللهِ سُبْحَانَهُ وَأَنَّهُ مُوَافِقٌ فِي أُصُولِ الْعَقَائِدِ وَفِي قَوَاعِدِ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ۔

عربی کی ان عبارات میں نام بنام بتایا گیا ہے۔ کہ بعض صحابہ رض اور تابعین اور ایک جماعت مفسرین کے نزدیک وہ رسول جن کا اس آیت میثاق النبیین میں ذکر ہے اور جن کی بابت تمام نبیوں سے عہد لیا گیا تھا۔ وہ صرف آنحضرت صلعم کی ذات گرامی ہے جنکی بابت تمام انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا تھا کہ جب آنجناب صلعم نبی ہو کر دنیا میں مبعوث اور تشریف فرما ہوں تو تم سب نے آپ پر ایمان لانا اور آپ کی مدد کرنا۔ اور آپ ہی عہد کے رسول ہیں۔ اور بعض دیگر صحابہ رض اور تابعین اور ایک جماعت مفسرین کا یہ مذہب ہے۔ کہ آیت میثاق میں صرف آنحضرت صلعم ہی کا ذکر نہیں ہے اور آیت کا یہ مطلب نہیں جو اوپر بیان ہوا بلکہ ان کے نزدیک آیت کا مطلب یہ ہے کہ نبیوں سے یہ ایک عام عہد لیا گیا تھا کہ جب کوئی بھی نبی یا رسول تمہارے پاس آوے جو تمہاری کتاب و حکمت کی تصدیق کرتا ہو۔ تو تم نے اس کی وحی و رسالت پر ایمان لانا اور اس کی نصرت و مدد کرنا۔ چنانچہ آدم ؑ سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ وہ اپنے بعد میں آنے والے نبیوں کی رسالت کی تصدیق کرے گا اور علی ہذا ابراہیم ؑ اور موسیٰ ؑ اور دیگر انبیاء سے بھی یہ عہد لیا گیا تھا کہ وہ اپنے بعد آنے والے سب نبیوں کی وحی و رسالت کی تصدیق کریں اور اپنی امت کو ان پر ایمان لانے کی تاکید کریں ۔

صحابہ اور تابعین کو فاسق کہنے سے مولوی محمد علی توبہ کریں

اب اس کے بعد مولوی محمد علی کا اختیار ہے کہ چاہے تو صحابہ اور تابعین اور اکثر مفسرین پر جو فتوے فسق اس نے دیا ہے اس کو قائم و بحال رکھے اور چاہے تو اس فتوے سے جو صحابہ اور تابعین کی نسبت اس نے دیا ہے اس سے رجوع کر کے توبہ کرے ۔

مولوی محمد علی کی جہالت پر افسوس اور حیرت

اس جگہ اس بات کا ذکر کر دینا بھی مناسب ہوگا کہ ہم نے اپنے ترجمۃ القرآن اردو میں جو قادیان سے شائع ہوا ہے آیت میثاق النبیین کے ان دونوں معنوں کا ذکر کر دیا ہے جو صحابہ اور تابعین اور ایک جماعت مفسرین سے منقول ہیں اور جن کا اوپر کے عربی حوالہ جات میں ذکر موجود ہے گو ہمارے نزدیک ترجیح اسی معنے کو ہے کہ آیت میثاق النبیین میں جس رسول کا ذکر ہے وہ آنحضرت صلعم ہی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ انگریزی ترجمۃ القرآن میں دوسرے مسلک کا ذکر تک نہیں کیا گیا گو وہ بھی بعض صحابہ سے منقول ہے لیکن افسوس اور حیرت ہے مولوی محمد علی کی جہالت پر کہ بالآخرۃ ھم یوقنون کی تفسیر میں جو نوٹ حاشیہ پر اردو ترجمۃ القرآن میں دیا گیا ہے اور جس میں یہ لکھا ہے "پیچھے آنے والی وحی و رسالت پر ایمان لانے کا ذکر بطور قاعدہ کلیہ کے اس آیت میں ہوا ہے۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتٰب وحکمۃ ثم جاءکم رسول" اس سے اس نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اس نوٹ میں حضرت مرزا صاحب کو آیت میثاق النبیین کا مصداق قرار دیا گیا ہے۔ اور اتنا نہیں سوچا کہ حاشیہ کی اس عبارت منقولہ میں جو لفظ بطور قاعدہ کلیہ کے لکھا ہوا ہے اس صورت میں اس کے کیا معنے ہونگے کیا مولوی محمد علی کے نزدیک قاعدہ کلیہ ایک شخص کو کہتے ہیں یا اس بات کو کہتے ہیں جو صرف ایک ہی شخص میں پائی جاتی ہو۔ اگر مولوی محمد علی کو قاعدہ کلیہ کے معنے آتے تو شاید وہ اس قدر غلطی نہ کرتا لیکن کیا کرے بیچارہ عربی سے ناآشنا ہے اور اس کو علم نہیں کہ قاعدہ کلیہ کسے کہتے ہیں اور دوسری مصیبت یہ ہے کہ اس کو عربی تفاسیر پر عبور نہیں ہے کہ معلوم ہو کہ قرآن مجید کے ذو المعارف ہونے کی وجہ سے ایک ایک آیت کے کئی کئی معنے صحابہ اور تابعین اور اکابر مفسرین سے منقول ہیں اور سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ مولوی محمد علی حسد و غصہ کی آگ میں ایسا جل رہا ہے کہ حضرت خلیفہ ثانی اور آپکے متابعین کی تحریروں پر غور بھی نہیں کر سکتا اور جب کوئی تحریر دیکھتا ہے تو آگ بھبھولا ہو جاتا ہے اور نہ آگے کی خبر رہتی ہے اور نہ پیچھے کی اور اشتعال طبیعت کی وجہ سے نہ کچھ سوچ سکتا ہے نہ سمجھ سکتا ہے اگر مولوی محمد علی میں یہ آتشی مادہ موجود نہ ہوتا تو آج اس کو یہ رسوائی نہ ہوتی اور اعتراض کرنے سے پہلے پوری غور و فکر سے کام لیتا اور کم از کم اس حاشیہ کی اردو عبارت پر ہی غور کر لیتا کہ یہاں یہ نہیں لکھا ہے کہ آیت میثاق النبیین میں اس وحی کا ذکر ہے جو بالآخرۃ ھم یوقنون میں ذکر کی گئی ہے بلکہ یہ لکھا ہے کہ پیچھے آنے والی وحی و رسالت پر ایمان لانے کا ذکر بطور قاعدہ کلیہ کے اس آیت میں ہوا ہے امید ہے کہ مولوی محمد علی کی آنکھیں اب کھلی ہونگی۔ اور اس کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ صحابہ اور تابعین سے آیت میثاق النبیین کی تفسیر میں ایک معنی یہ بھی منقول ہیں کہ "تمام نبیوں سے ایک عام عہد بھی لیا گیا تھا کہ جب کوئی بھی نبی رسول تمہارے پاس آوے جو تمہاری کتاب و حکمت کی تصدیق کرتا ہو تو تم نے اس کی وحی و رسالت پر ایمان لانا اور اس کی نصرت و مدد کرنا اور یہی وہ معنے ہیں جن کا ترجمۃ القرآن کے اس حاشیہ میں ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ پیچھے آنیوالی وحی و رسالت پر ایمان لانے کا ذکر بطور قاعدہ کلیہ کے اس آیت میں ہوا ہے۔

ہاں یہ بھی کوئی تعجب نہیں کہ مولوی محمد علی کو اس آیت واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتٰب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم کا صحیح ترجمہ بھی نہیں آیا تھا۔ جیسا کہ

مولوی محمد علی نے آیت میثاق النبیین کا ترجمہ غلط کیا ہے

اخبار پیام ۹ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء کے اس ترجمہ سے ظاہر ہے جو مولوی محمد علی نے خطبہ جمعہ کے روز اس آیت کا کیا تھا اور وہ یہ ہے "جب اللہ تعالےٰ نے نبیوں کا عہد لیا۔ نبیوں کے عہد سے کیا مراد ہے اگلی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبیوں کا اپنی امتوں سے عہد لینا ہے کیونکہ نبیوں نے تو اس وقت تک جب اس عہد کے پورا ہونے کا وقت آئے زندہ نہیں رہنا تھا اس لئے در اصل نبیوں نے اپنی اپنی امتوں سے اقرار لیا تھا اور اسی اقرار کو اللہ تعالےٰ نے ان نبیوں کا عہد کہا ہے"

اگر پیام پارٹی کو ہمارے کہنے کا اعتبار نہ آئے تو کسی عالم یا زبان دان کے سامنے یہ عبارت منقولہ پیش کر کے دریافت کریں کہ آیت میثاق النبیین کا ترجمہ صحیح ہے یا غلط۔ اور اگر چاہیں تو خود سوچ لیں کہ قرآن شریف کی آیت میں تو اللہ تعالیٰ کے عہد لینے کا ذکر ہے۔ اور مولوی محمد علی اس کے خلاف یہ کہہ رہے کہ نبیوں کے عہد سے کیا مراد ہے وہ اگلی آیت سے معلوم

دعوت الی الخیر
(پنجاب میں)

ہمیں اپنے ایک معزز نامہ نگار کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ موضع دواں انجمن مبلغین کا پندرہ روزہ جلسہ موضع مجاولوں میں ۹ر جنوری ۱۹۱۶ء کو ہوا۔ حاجی رحمت اللہ صاحب حکیم عطار محمد صاحب۔ حاجی مولوی غلام احمد خاں صاحب برادرم شیر محمد صاحب و دیگر برادران مختلف مقامات سے تشریف لائے تھے۔ جلسہ ایک مسجد میں قرار پایا۔ حاجی رحمت اللہ صاحب نے اس موضوع پر تقریر فرمائی۔ کہ غیر احمدی لوگوں کو دیکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود جو کچھ فرماتے رہے ہیں وہ قرآن شریف کے مطابق ہے یا خلاف۔ اگر قرآن شریف کے مطابق ثابت ہو جائے تو پھر انہیں آپ کے قبول کرنے میں کوئی لیت ولعل نہیں کرنا چاہیئے۔ اس مضمون کو حضرت مسیح موعود کی صداقت میں قرآن شریف سے دلائل دیکر واضح کیا گیا۔ کہ آپ صادق اور برگزیدہ ہیں۔ اس لئے آپ کو ضرور قبول کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد چوہدری عبد السلام صاحب نے وفات مسیح پر تقریر کی۔ اور مسیح موعود کی آمد کی علامات کا مثلاً اونٹوں کا بیکار ہونا۔ دریاؤں کا چیرا جانا۔ پہاڑوں کا اُڑایا جانا۔ اور چاند وسورج کو رمضان شریف میں گرہن لگنا وغیرہ وغیرہ بتایا اور کہا کہ اب تک سوائے حضرت مرزا صاحب کے کسی نے مسیح ومہدی ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا۔ اب جبکہ علامات پوری ہو چکی ہیں۔ اور ایک مدعی بھی کھڑا ہو گیا ہے جسکے سوا اور کوئی مدعی نہیں ہے تو یہ سچا اور راستباز ہے اسکو ضرور قبول کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد جناب حاجی غلام احمد خاں صاحب نے وعظ کیا اور فرمایا۔ کہ جب کسی شریف انسان کو کوئی اچھی اور عمدہ چیز دستیاب ہوتی ہے تو وہ اسکی اطلاع اپنے سب دوستوں اور رشتہ داروں وغیرہ کو ضرور کرتا ہے تاکہ وہ بھی اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ ہمیں بھی چونکہ ایک بہت قیمتی اور بیش بہا چیز ملی ہے۔ اس لئے ہم آپ لوگوں کو اسکی اطلاع دیکر برادرانہ ہمدردی کا حق ادا کرتے ہیں۔ اور وہ نعمت غیر مترقبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ انکو قبول کریں اور ان کی غلامی میں داخل ہو جائیں۔ حاجی صاحب موصوف ابھی تقریر فرما ہی رہے تھے کہ ایک دو اشخاص نے کچھ اعتراضات پیش کر دئے۔ جن کے جواب حاجی صاحب نے بہت لطیف طور پر دئے جنہیں تمام حاضرین سمجھ گئے۔ جلسہ میں بہت سے لوگ شامل ہو کر تقریریں سنتے رہے۔ سامنے تو کسی نے مخالفت نہیں کی۔ لیکن سنا گیا ہے کہ در پردہ بہت مخالفت کی جا رہی ہے لیکن ہمارا کام صرف تخم بونا ہے۔ بارآور کرنا اللہ کا کام ہے اللہ تعالیٰ کسی کی سچی کوشش اور محنت کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ احمدی برادران میں نکاح بیوگان کے لئے کوشش کی گئی۔ آئندہ اس انجمن کا جلسہ بمقام ہاوڑ مقرر کیا گیا ہے ہم اس انجمن کے کارکنوں کو تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں خدا تعالیٰ اُنکے کام اور کوشش میں برکت ڈالے۔ یہ اپنے طور کی پہلی انجمن ہے جو اس لئے مقرر ہوئی ہے کہ اپنے اضلاع ہوشیارپور اور جالندھر میں دورہ کر کے پندرہ روز کے بعد ایک جلسہ کیا کرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت لوگوں کے گوش گذار کرے۔ اگر اسی کی تقلید میں دیگر اضلاع کے احمدی برادران بھی اپنے اپنے اضلاع میں تبلیغ کا کام شروع کر دیں تو خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہت مفید ثابت ہو گا۔ باہر سے آکر وعظ ونصیحت کرنیوالے مبلغ یہ کام نہیں کر سکتے کہ ہر ایک گاؤں میں لیکچر دیں۔ کیونکہ ان کے دوسرے ضروری اشغال اس میں مانع ہیں۔ اور پھر انھیں پر تبلیغ کا انحصار رکھنا غلطی ہے۔ خدا تعالیٰ نے تو ہر ایک مومن پر یہ فرض کر دیا ہوا ہے کہ وہ نہی عن المنکر اور امر بالمعروف کی تلقین کرتا پھرے۔ پس ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ جہاں بھی ہو وہیں تبلیغ احمدیت میں لگا رہے۔ اور جسطرح بھی ہو سکے اس فرض کی انجام دہی میں قاصر نہ رہے۔ ہمارے وہ احباب جو اس دفعہ جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے تھے۔ خوب جانتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو اس بات کا کسقدر خیال اور توجہ ہے کہ ہر ایک احمدی مبلغ ہو جو اپنی رفتار سے گفتار سے اور اپنے نیک اور عمدہ نمونہ سے دوسروں کے لئے موجب ہدایت ہو۔ اسمیں شک نہیں کہ ہمارے راستہ میں بہت سی مشکلات بھی ہیں۔ لیکن ہم تو صحابہ کرامؓ سے مشابہت تام رکھنے والے ہیں۔ انکے مقابلہ میں جو جو مشکلات تھیں وہ اب تو نہیں ہیں پھر کیا ہمیں اپنی کوششوں کو بند کر دینا چاہیئے۔ اور خاموش ہو کر بیٹھ رہنا چاہیئے۔ نہیں بلکہ بہت زیادہ جوش اور ہمت سے کام کرنا چاہیئے۔ اور اپنے فرض کو احسن طور پر انجام دینا چاہیئے۔ اور خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر کرنا چاہیئے کہ اس نے ہمیں اس کام کی توفیق دی ہے۔ کیا دنیا میں بہت سے ایسے لوگ نہیں۔ جنہیں حضرت مسیح موعود کی شناخت کی توفیق ہی نہیں ملی۔ کیا دنیا میں ایسے لوگوں کی کمی ہے۔ جنہوں نے بجائے آپ کو ماننے اور قبول کرنے کے اُلٹا رد کر دیا۔ اور کیا دنیا میں ایسے انسان نہیں ہوں گے جنھیں غفلت اور جہالت نے کبھی ایک منٹ کے لئے بھی حضرت مسیح موعود کی نسبت سوچنے کا موقع نہیں دیا۔ ضرور ہونگے۔ لیکن ہم پر خدا تعالیٰ کا کس قدر فضل اور رحم ہے کہ ہمیں اس نعمت کے حاصل کرنے کی توفیق مل گئی۔ ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ کسقدر افسوس ہو گا اُس پر جو اسکی قدر نہ کرے۔ اور جسطرح خود اس نے حضرت مسیح موعود کو ایک بیش بہا نعمت سمجھ کر قبول کیا ہے اسی طرح دوسروں کو قبول نہ کرائے۔ ممکن ہے کہ اس کوشش اور سعی میں اُسے مشکلات کا سامنا ہو۔ اور جن کی ہمدردی اور محبت اسے مسیح موعود کی شناخت کرانے پر مجبور کرے وہ اُسے اپنا دشمن سمجھیں اور تکلیف دیں۔ لیکن اُسے سمجھ لینا چاہیئے کہ ایک بیمار کو خواہ کیسی ہی عمدہ اور مفید دوا دی جائے اُسے بھی وہ خوشی سے نہیں پیتا۔ کیونکہ اسکی قوت ذائقہ خراب ہو چکی ہوتی ہے لیکن سچے ہمدرد کا یہ کام نہیں ہوتا کہ وہ اُسے دوائی ہی نہ پلائے۔ پس اس وقت تمام دنیا بیمار ہے۔ اور حضرت مسیح موعود انکی بیماری کی دوا اور آپکے غلام یعنی احمدی انکے معالج اور طبیب۔ دنیا اس تریاق کو رد کر دیگی۔ اور اپنے ہمدرد اور خیر خواہ طبیبوں کو اپنا دشمن اور نقصان رساں سمجھے گی۔ لیکن طبیبوں کا یہی کام ہے کہ ان کی ہر ایک طرح کی سختی کو خندہ پیشانی سے برداشت کریں۔ اور انھیں معذور سمجھیں۔ اور جسقدر وہ ان سے دور ہوں۔ اسی قدر یہ ان تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ اور جب ان کو صحت حاصل ہو جائیگی اور ضرور ایک نہ ایک دن ہو گی تو وہ نہایت خیر خواہ اور ہمدرد بنجائینگے خدا تعالےٰ ہر ایک احمدی کو توفیق دے کہ وہ تبلیغ میں ہر وقت لگا رہے اور اپنی کوششوں کے نیک ثمرات دیکھ لے ٭

مولوی عبد اللہ صاحب امرتسری مولوی فاضل کا مباحثہ احمدی جماعت کاٹھ گڑھ سے

چوہدری نور محمد صاحب ساکن جسن پور نے جو انجمن احمدیہ کاٹھ گڑھ کے ایک مخلص اور جوشیلے ممبر ہیں ملان غلام محمد غیر احمدی سے موضع بکھے وال (جو کاٹھ گڑھ سے چار کوس کے فاصلے پر ہے) میں وفات مسیح پر یکم جنوری سنہ ۱۹۱۶ء کو بحث مقرر کی۔ مباحثہ کی اطلاع اردگرد کے تمام گاؤں میں ہوگئی اور بکھے وال کے نمبردار صاحب نے تھانہ میں اطلاع دیدی کہ یہاں احمدی جماعت اور غیر احمدیوں میں یکم جنوری سنہ ۱۹۱۶ء کو بحث ہونے والی ہے اس لئے مباحثہ کے انتظام اور امن قائم رکھنے کے لئے آپ دو سپاہیوں کو تعینات فرما دیں سب ڈویژنل آفیسر صاحب نے نہایت مہربانی سے ازراہ کرم تھانیدار صاحب اور دس سپاہیوں کو مباحثہ کے انتظام کے لئے مقرر فرما دیا۔ تھانیدار صاحب بمعہ سپاہیوں کی گارد کے ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۵ء کو بوقت شام موضع بکھے وال میں پہنچ گئے اور عبد السلام اور شیخ رحمۃ اللہ عمر الدین ساکنان کاٹھ گڑھ اور جناب چوہدری مولوی عبد اللطیف آف گنا چور رات کو چوہدری نور محمد صاحب کے ہاں ٹھہرے اور صبح ۹ بجے کے قریب بکھے وال پہنچ گئے اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی عبد اللہ صاحب امرتسری مولوی فاضل دس بجے کے قریب موضع بکھے وال میں پہنچ گئے۔

ہم نے مولوی صاحب کی خدمت میں لکھا کہ آپ آکر ہمارے ساتھ وفات مسیح کے مسئلہ پر بحث کریں۔ انہوں نے بہت دیر کے بعد ہمارے رقعہ کا جواب دیا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ بحث کرنا نہیں چاہتے اور وقت کو ٹالنا چاہتے ہیں آخر انہوں نے جواب دیا کہ اگر تم ہار گئے تو ہم کو دو سو روپیہ دینا یا محمدی ہو جانا۔ ہم نے یہ شرط بھی منظور کر لی جو شرط وہ پیش کرتے رہے ہم منظور کرتے رہے۔ جب ہم ایک بات منظور کر لیتے تھے تو وہ پھر دوسری بات لکھتے تھے۔ ہم وہ بھی منظور کر لیتے تھے اسی طرح انہوں نے بہت سا وقت ضائع کر دیا لوگ بحث سننے کے لئے بہت منتظر بیٹھے تھے ایک ہزار سے کچھ اوپر لوگ جمع ہو گئے تھے۔ اور گاؤں کے کسی مکان میں ان کی گنجائش نہ ہو سکی اس لئے باہر کھلے میدان میں مباحثہ تجویز ہوا۔ دونوں طرف بالمقابل میز لگائے گئے احمدی جماعت کی طرف سے عبد السلام کو پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا اور ان کی طرف سے منشی نبی بخش صاحب پریذیڈنٹ مقرر ہوئے۔

پہلے جناب مولوی عبد اللطیف صاحب نے نصف گھنٹہ تقریر کی کہ فلما توفیتنی سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف نہیں لائینگے کیونکہ وہ عیسائیوں کے بگڑنے سے لاعلمی ظاہر کر رہے ہیں۔ اگر وہ دوبارہ دنیا میں تشریف لاتے تو قیامت کے دن یہ نہ کہتے کہ مجھے ان کے بگڑنے کی اطلاع نہیں ہے ہل کنت الا بشرا الرسول سے ظاہر کیا کہ کوئی انسان زندہ آسمان پر نہیں جا سکتا۔ یا عیسیٰ انی متوفیک سے بیان فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں ہر طرح سے وفات مسیح کو ثابت کیا۔ اس کے بعد مولوی عبد اللہ صاحب مولوی فاضل نے ۷ منٹ تقریر کی۔ اور کہا وفات کے معنے نیند کے بھی ہیں۔ اور موت کے بھی ہیں۔ اس کے بعد پھر جناب مولوی عبد اللطیف صاحب نے نصف گھنٹہ تقریر کی۔ اور مولوی عبد اللہ صاحب چار پانچ منٹ کے لئے بولنے کی تکلیف فرماتے رہے اور مولوی عبد اللطیف صاحب اپنے وقت میں نصف گھنٹہ تقریر فرماتے رہے۔ دو تین گھنٹہ تک بحث ہوتی رہی۔ جناب مولوی عبد اللطیف صاحب کی تقریر عام فہم اور فصیح ہوتی تھی آپ کھول کھول کر قرآن شریف سے بیان فرماتے تھے۔ اس لئے ان کی تقریروں نے عام لوگوں پر بہت اچھا اثر کیا۔ فالحمد للہ۔ سب لوگ پکار اٹھے کہ حضرت مسیح فوت ہو گئے۔ ان کے پریذیڈنٹ صاحب نے بھی کہا کہ ہم وفات مسیح کو مانتے ہیں۔ اس لئے دوسرے دن حضرت مسیح موعود کے دعاوی پر بحث مقرر کی گئی۔ اور مولوی عبد اللہ صاحب کو کھلی اجازت دی گئی جس مسئلہ پر چاہیں ہمارے ساتھ بحث کر لیں جب مباحثہ شروع ہوا تھا تو مولوی عبد اللہ صاحب نے کہا تھا۔ کہ فیصلہ پبلک رائے پر ہوگا۔ آخر میں ہمارے بھائی چوہدری نور محمد احمدی نے کہا کہ اب پبلک رائے کی جاوے۔ تو مولوی عبد اللہ صاحب نے کہا کہ پبلک رائے لینے کی ضرورت نہیں۔

رات کے وقت ہم بکھے وال میں ہی اپنے احمدی بھائی الٰہی بخش صاحب کے ہاں ٹھہرے جو بہت ہی خاطر تواضع سے پیش آئے رات کو کچھ عورتیں وعظ سننے کے لئے جمع ہو گئیں۔ اس لئے مولوی صاحب نے عورتوں کو وعظ کیا۔ کہ نماز پڑھا کرو۔ قرآن شریف پڑھو بد رسوم چھوڑ دو۔ نکاح بیوگان اور چھت مکان کے توڑنے کی تحریک کی ۔

دوسرے دن ۲ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء کو ½ ۱۱ بجہ بحث شروع ہوئی احمدی جماعت کی طرف سے بابو محمد سلطان صاحب ساکن روپڑ پریذیڈنٹ منتخب ہوئے پہلے تقریر مولوی عبد اللہ صاحب نے کی اور حدیث شریف سے دجال کی علامات پڑھیں اور کہا کہ دجال کانا ہوگا۔ اور لوگوں کو مارے گا اور زندہ کرےگا اور بہت سے خدائی کام کرےگا۔ جناب مولوی عبد اللطیف صاحب نے جواب دیا کہ آپ احادیث کے ایسے معنے کیوں کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مخالف ہوں اور اللہ تعالیٰ کی صفات کے برخلاف ہوں۔ مولوی عبد اللہ صاحب نے مولوی عبد اللطیف صاحب کی باتوں کا جواب نہ دیا کچھ غیر متعلق باتیں کرتے رہے مولوی عبد اللطیف صاحب نے حضرت صاحب کا دعویٰ اور دلائل لوگوں کے کانوں تک اچھی طرح سے پہنچا دیئے مگر جب چوہدری مولوی عبد اللطیف صاحب کی آخری تقریر کا وقت آیا تو چند شوریدہ سر ملانوں نے شور مچایا کہ ہم تقریر سننا نہیں چاہتے۔ تمام لوگ جو دور دور کے گاؤں سے آئے ہوئے تھے۔ وہ آپ کی تقریر سننا چاہتے تھے ملانوں نے لوگوں کو بہت کہا کہ تم سب چلے جاؤ مگر لوگ نہ گئے اور مولوی صاحب کی تقریر سننے کے مشتاق رہے۔ لیکن ملانوں نے بہت شور مچایا اس لئے مولوی صاحب کی آخری تقریر نہ ہو سکی۔

آخر میں مولوی عبد السلام صاحب نے مختصر الفاظ میں لوگوں کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے یہ گورنمنٹ ہمارے سر پر قائم کی یہ کس قدر منتظم اور پر امن گورنمنٹ ہے اس وقت ہمارا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے اس کی امداد کریں اور جو لوگ جوان ہیں اور فوجی خدمات کے قابل ہیں۔ وہ فوج میں بھرتی ہو جاویں اور جو اس قابل نہیں ہیں وہ گورنمنٹ کی

امداد میں روپیہ خرچ کریں اور اس کی نصرت اور امداد کے لئے دعائیں کریں اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

تھانہ دار صاحب نے جلسہ میں بہت عمدہ انتظام رکھا سپاہی وردی پہنے جلسہ گاہ میں موجود تھے۔ اور تھانہ دار صاحب بھی جو ایک شریف الطبع اور کارکن اور منتظم آدمی ہیں موجود رہتے تھے ۔

ہم سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں جس کے فضل اور احسان سے مباحثہ بڑی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمکو فتح دی۔ عام لوگوں میں چرچا تھا۔ مرزائی جیت گئے اور پھر مہربان گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتے ہیں جس نے ہماری حفاظت کے لئے پولیس کا انتظام فرمایا ۔

حضرت امیر المسلمین خلیفۃ المسیح کو یہ فتح مبارک ہو

عبد السلام سکرٹری دوآبہ انجمن مبلغین مقیم نواں شہر ۔

جوش اخلاص کا وہ چشمہ جو فاضل مکرم مولینا مولوی بہاء الدین صاحب احمدی صیغہ دار عطیات محکمہ مال سرکار نظام کے قلب صافی سے نکلا اور جس نے بایام جلسہ سجیا قضی میں ابل کر بڑا ہا اخلاص کیش احباب کو شاد کام کیا جزاہ اللہ ۔

رباعی

دلا چو خواجگی بگزاشتی بوقت نذیر ۔ سر نیاز نہادی بآستان امیر
سرا با و نگر چہ معنی اسے خواجہ ۔ دران زمان کہ نذیر آمدہ بری بشیر

رباعی

بیا کہ در دنرا راحت و دوا پیدا ست ۔ ہمان لطافت تحریر و آن صدا پیدا ست
مثال نالہ جدا گشتہ از تو نور الدین ۔ بشیر را چہ بہ بنید میرزا پیدا ست

قصیدہ

یا روضۃ الایمان و الاسلام ۔ یا دوحۃ العرفان و الالہام
یا صولۃ اللہ العلی علی العدا ۔ یا سطوۃ الجبار فی الاصنام
یا لیت عین النبوۃ و الہدی ۔ یا غیث سحب السر و الارحام
یا شمسنا فی ظلمۃ الآثام ۔ یا بدرنا فی لیلۃ الاوہام
یا سیف مسلول لاعناق العدی ۔ یا جنۃ الاحباب فی الآلام
صوت تنابہ صوتہ و نداءہ ۔ صول کصول المہدی المقدام
مثل الدراری کلامک کلامہ ۔ ماحی الضلالۃ رافع الابہام
قد جاء احمد فی لباس غلامہ ۔ ما ہذا قولی بل من الالہام
محمود نلت خلافۃ وامارۃ ۔ من فضل رب لا من الازلام
خرت احباء الخلیفۃ سجدا ۔ وہوی العدا فی حرقۃ الآلام
اوضحت امر خلافۃ و نبوۃ ۔ لم یبق اثر من دجی الاوہام
یا ایہا الضالون قوموا بادروا ۔ طوعاً الیہ تحفۃ الاکرام
قدمات راس الغاوین ندامۃ ۔ لما تاخر خیفۃ الاقحام
لما تلاقی العسکران بمعرک ۔ وتذامر الابطال بالاقدام
من سیف سیدنا بری فی جوہ ۔ طیران ارواح من الاجسام
بتناجر الارماح صال علی العدی ۔ فتفاخر الاعداء بالاحجام
للہ درہ حین فرق شملہم ۔ ذم الردوس تبادر الاقدام
ذرہم اذا عاقوا زلالا باردا ۔ وقعوا بنیران من الاضرام
فلک البشارہ من قدیر ذی العلی ۔ ولک السلامۃ یا ہوی الجذام
یا خلفۃ المہدی انت امیرنا ۔ انت الخلیفۃ فی ذوی الافہام
عش یا امیر القوم فیہم دائما ۔ ما یا تاب خفقت علی الآطام
بلغ کلام اللہ قوما حب ہلا ۔ فاصدع بما تعلم من الاحکام
یا جحفل الانصار من اسد الشری ۔ اخرج بمیدان من الآجام
یا ایہا الخلان قوموا نحوہ ۔ واستسعدوا بمویدا لاسلام

محمد بہاء الدین خان احمدی صیغہ دار عطیات محکمہ ذینبا النسر سرکار عالی

طلباء درخواست کریں

الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں ریویو آف ریلیجنز کے متعلق لکھا گیا تھا کہ جو طالب علم آٹھ آنہ کے ٹکٹ دفتر ریویو میں بھیجے گا اس کے نام سال بھر تک اردو ریویو پہنچایا جیگا اس پر بائیس طالب علم آٹھ آٹھ آنہ کے ٹکٹ بھیج چکے ہیں اور ان کے نام رسالہ جاری کر دیا گیا اب اسی ذیل میں ماسٹر محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان چوبیس طالب علموں کے نام رسالہ جاری کرانا چاہتے ہیں ۔ جو طالب علم اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں وہ یکم فروری تک آٹھ آٹھ آنہ کے ٹکٹ دفتر ریویو میں بھیجدیں

ناظرین خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل معاف (مینجر)

اٹھو اور ہمت کرو

برادران مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کرم سے اشاعت دین کیلئے جو کارہائے نمایاں انجمن ترقی اسلام حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص نگرانی اور توجہ کے ماتحت سرانجام دے رہی ہے۔ اس کی رپورٹیں وقتاً فوقتاً آپ اخبارات میں پڑھتے رہتے ہیں۔ نزدیک اور دور دراز ملکوں میں مبلغین بھیجنے کے علاوہ سلسلہ تالیف و تصنیف کا شاندار کام نہایت سرگرمی سے جاری ہے جس کا ایک نمونہ انگریزی اور اردو ترجمۃ القرآن کا آپ صاحبان نے جلسہ سالانہ پر ملاحظہ فرمالیا ہے۔ بالخصوص انگریزی ترجمہ کا کام اپنی شان و اہمیت کے لحاظ سے دنیا بھر میں ایک بے نظیر عالی ہمتی کا نمونہ ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ ممالک مغربیہ کی ایک کثیر تعداد کے واسطے ہدایت کا موجب ہوگا۔ یہ تمام کام بہت بڑی بشارت کا ذخیرہ ہمارے واسطے ہیں۔ لیکن دراصل ان سب کاموں کا ہنوز ابتدا ہے۔ اور ان کا مستقل طور پر آئندہ جاری رکھنا ایک مستقل امداد پر منحصر ہے۔ انگلستان۔ ماریشس ۔ بنگال ۔ سیلون وغیرہ مقامات میں جو واعظین کام کر رہے ہیں۔ ان کے اخراجات کو وقت پہ مہیا کرتے رہنا ہمارا فرض ہے۔ ایسا ہی ترجمۃ القرآن کے کام کا جاری رکھنا بھی مستقل فنڈ چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نصرت پر امید ہے کہ وہ وقت جلد آئیگا۔ کہ بیرونی ممالک نہ صرف اپنے واعظین کے اخراجات کو خود بہم پہنچا سکینگے۔ بلکہ اپنے روپیہ سے اور ملکوں کو بھی واعظ بھیجا کریں گے۔ لیکن تاحال وہ لوگ اس ثواب سے بے خبر اور غافل ہیں جس کی اطلاع اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم کو ملی ہے۔ اور ہم نے اس کو قبول کیا اور ایمان لائے۔ پس ان لوگوں کو حقیقی اسلام میں داخل کرنے کا ثواب بھی خوش نصیبی سے ہمارے حصہ میں آیا ہے۔ سو اٹھو اور ہمت کرو۔ اور وقت اور موقعہ کو غنیمت جانو۔ بعض احباب کے مشورے سے یہ قرار پایا ہے کہ سب دوست اس چندے کے علاوہ جو وہ صدر انجمن کے لئے دیتے ہیں۔ اپنی آمدنی میں سے کم از کم ایک پیسہ فی روپیہ مستقل طور پر ماہ بماہ بھیجتے رہیں۔ اور زمیندار احباب فصل کے موقعہ پہ کم از کم ایک سیر فی من کے حساب سے غلہ ترقی اسلام کے لئے دیں۔ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تجویز کو پسند فرمایا ہے۔ لہذا اس چٹھی کے ذریعہ سے تمام احباب کی خدمت میں

نبیوں سے خدا نے کیا عہد لیا

رقم زدہ جناب چوہدری احمد الدین صاحب (منشی فاضل) مختار عدالت گجرات

(۱) واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ قال ءاقررتم واخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشہدوا وانا معکم من الشاہدین فمن تولی بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون ۳/۸۱-۸۲

(۲) واذ اخذنا من النبیین میثاقہم ومنک ومن نوح وابراہیم وموسی وعیسی ابن مریم واخذنا منہم میثاقا غلیظا لیسئل الصادقین عن صدقہم واعد للکافرین عذابا الیما ۳۳/۷ (القرآن یفسر بعضہ بعضاً)

پرسوں مجھے پیغام صلح کا ایک تازہ پرچہ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس میں مولوی محمد علی صاحب کا خطبہ جمعہ چھپا ہوا تھا جس میں انہوں نے بڑی متانت سے یہ لکھا ہے۔ کہ قادیانی جماعت کی طرف سے آیہ ۱ میں "رسول" سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں لیے جاتے۔ اور حضرت مرزا صاحب مراد لیے جاتے ہیں۔ اور یہ قادیان والوں کی غلطی ہے اور مولوی صاحب موصوف نے اس بات پر زور دیا ہے کہ آیہ مذکورہ میں جس نبی کی نسبت دیگر انبیاء سے ایمان اور اعانت کا عہد لیا گیا ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں۔ اور چونکہ ان کے خیال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہونا اس لیے "رسول" سے مراد کوئی اور شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں ہو سکتا ہے۔

اگر کوئی اور مولوی ایسا کہتا۔ تو کچھ تعجب نہ تھا کیونکہ مولوی صاحبان قرآن مجید کی تفسیر کرتے وقت مروجہ متداول تفاسیر سے باہر نہیں جاتے اور قرآن مجید پر غور کرنے کے عادی نہیں ہوتے لیکن مولوی محمد علی صاحب باوجود ایم اے ہونے کے اور باوجود مفسر قرآن کہلانے کے ایک ایسی فاش غلطی کریں۔ جو ان کے علم پر بدنما دھبہ لگانے والی ہو۔ تو حیرت کا مقام ہے مولوی صاحب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ آیہ ۱ میں جو عہد انبیاء سے لیا گیا ہے۔ وہ درحقیقت ان کی معرفت ان کی امتوں سے لیا گیا ہے۔ یعنی ہر ایک نبی کی امت کو اس عہد کا پابند کیا گیا ہے۔ کہ وہ بعد میں آنے والے نبی پر ایمان لائے اور اس کی اعانت کرے یا یوں کہو۔ کہ ہر ایک نبی کی امت سے یہ عہد لیا گیا ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ اگر مولوی صاحب والے یہ معنی صحیح فرض کیے جائیں۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تمام انبیاء سابقین کی امتیں الگ الگ طور پر موجود نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو پھر اس عہد کو یاد دلانے کا کیا مطلب تھا اور آیہ مذکورہ میں تمام انبیاء کو کیوں شامل کیا گیا۔ واقعات سے تو یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عیسائی یہودی مشرکین اور صابئیں ہی تھے اور انہیں کا ذکر قرآن مجید میں جا بجا کیا گیا ہے۔ اگر کہو کہ یہودیوں عیسائیوں مشرکوں اور صابئیوں میں اگلی سب امتیں شامل تھیں۔ تو پھر انہیں انبیاء کا ذکر کیوں نہ کیا گیا جن کی امتیں موجود تھیں۔ یا کم از کم جن کی الہامی کتابوں کا ذکر قرآن میں کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں رسول نکرہ واقع ہوا ہے اور اس سے کوئی خاص فرد مراد نہیں لیا جا سکتا۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی رسول کو نکرہ ہی تصور کیا ہے اور شاہ عبد القادر صاحب نے اسکو نکرہ ہی سمجھا ہے۔ خیر مجھے مولوی صاحب کو کوئی سند بتانے کی ضرورت نہیں ہے وہ خود اتنی عربی تو جانتے ہونگے۔ کیونکہ وہ تمام دنیا کے سامنے اپنا ترجمہ پیش کرنے والے ہیں۔ انہوں نے یونہی سرسری طور پر کہہ دیا ہوگا۔ مولوی صاحب نے اپنے دعوے کی تائید میں یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ چونکہ تمام انبیاء کے مصدق یعنی سچا کرنے والے جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ اس لئے بھی رسول سے مراد آپ ہی ہو سکتے ہیں۔ تو گویا مولوی صاحب کے اس قول کا یہ مطلب ہوا۔ کہ جتنے انبیاء سابقین تھے انکو کسی نے سچا نہیں کہا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تو انہوں نے دنیا میں انکے سچا ہونے کی منادی کی۔ لیکن مولوی صاحب کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء سابقین کو خدا نے نصرت دی۔ ان کی جماعت کو بڑھایا اور بہت سے لوگوں نے انکو سچا اور صادق کہا۔ اور جان و مال سے ان کی خدمت کی۔ پھر انبیاء سابقین میں سے بھی بعض نبی بعض کی تصدیق کرتے رہے ہیں۔ مثلاً حضرت لوطؑ نے جناب ابراہیم علیہ السلام کی تصدیق کی۔ اور ان کی جماعت میں داخل ہوئے حضرت ہارونؑ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تائید اور تصدیق کی حضرت یحییٰؑ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کی (۳/۴۹) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کی (۳/۴۹ و ۵/۴۶) شاید تصدیق سے مراد مولوی صاحب وہ تصدیق لیتے ہوں۔ جو اعلیٰ حکام اپنے ماتحتوں کے کاموں کی نسبت کرتے ہیں۔ مگر ہم نے تو لفظ تصدیق پر بلحاظ ایک عربی لفظ کے غور کرنا ہے۔ اگر عربی میں اس کے معنے سچا کرنا یا سچا کہنا ہے۔ تو پھر ہمکو اور معنے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مولوی صاحب کے معنوں کے مطابق تو دیگر انبیاء اس وقت تک سچے ثابت ہی نہیں ہوئے۔ جب تک جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے۔ لیکن یہ بات سراپا غلط ہے۔ نبی اپنی صداقت کے نشان ساتھ لیکر آتا ہے۔ اور انہیں نشانوں سے وہ شناخت کیا جاتا ہے۔ قرآن میں جہاں تصدیق کا لفظ انبیاء کے متعلق استعمال ہوا ہے۔ وہاں اس کا مطلب یہی لیا گیا ہے کہ بعد میں آنے والا پچھلے انبیاء کی تعلیم کے خلاف نہیں چلا۔ اور اس کی تعلیم ایسی نہیں تھی جس سے پچھلے نبی جھوٹے ثابت ہوں۔ اور یہ بھی اس کی صداقت کا ایک نشان تھا۔ کیونکہ الٰہی تعلیم ایک ہی ہونی چاہیئے۔

پھر مولوی صاحب کے معنوں کی صاف تردید آیہ نمبر ۲ سے ہوتی ہے۔ کیونکہ آیہ مذکورہ میں جناب رسالت پناہ سے بھی عہد کا لیا جانا ثابت ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی ثابت ہوتا ہے۔ جیسا کہ نوحؑ ابراہیمؑ موسیٰؑ عیسیٰ علیہم السلام

سے۔ اور جیسا کہ دیگر انبیاء سے پہلی آیت میں اسی عہد کا صاف طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ اور دوسری آیہ میں اس کی تصریح اس واسطے نہیں ہوئی۔ کہ آیہ ۱ میں اس کی تفصیل ہو چکی تھی اور ترتیب قرآنی کے لحاظ سے بھی آیہ ۱ پہلے واقع ہوئی ہے آیہ ۲ کے سیاق اور سباق کو دیکھ جاؤ۔ تمام قرآن میں جہاں جہاں میثاق کا لفظ آیا ہے۔ اسکو دیکھلو۔ سوائے اس عہد کے جو آیہ ۱ میں بیان ہوا ہے۔ اور کوئی عہد ثابت نہیں ہوتا جو جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بشمول دیگر انبیاء لیا گیا پس چونکہ جناب رسالت پناہ سے بھی یہ عہد لیا گیا۔ یعنی مولوی صاحب کے معنوں کے مطابق امت محمدیہ سے یہ عہد لیا گیا ہے۔ کہ کسی بعد میں آنیوالے رسول کو مان لینا۔ اور انکی تکذیب کا اندیشہ تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بشارات محمدیہ کے مطابق اسلام میں ایک عظیم الشان نبی آیا۔ بعضوں نے اس کو مانا۔ اور اس کی اعانت کی۔ پر بہتوں نے شیطان کی پیروی کی۔ اور اس کی جماعت سے الگ ہوئے۔ اور خدا کے غضب کے نیچے آئے۔

کیا مرزا صاحب نے انبیاء سابقین کی تصدیق نہیں کی۔ اور کسی نبی کی تعلیم کو جھوٹا کہا۔ یا اپنی تعلیم ایسی پیش کی جس سے پہلوں کا بطلان ثابت ہو۔ اگر ایسا نہیں ہوا۔ تو پھر کیوں وہ مصدقاً لما معکم کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ یہ کہنا بھی غلط ہے۔ اور یہ سمجھنا بھی صحیح نہیں ہے کہ آیہ ۲ میں "رسول" میں جناب رسالت پناہ داخل نہیں ہیں وہ بھی داخل ہیں۔ یعنی جو ان سے پہلے نبی گذرا ہے۔ اس سے یعنی اس کی امت سے یہ عہد لیا گیا ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مانے۔ اور ان کی اعانت کرے جیسا کہ دیگر انبیاء سے اپنے اپنے بعد میں آنے والے کی نسبت عہد لیا گیا ہے۔ اور یہ تصور کر لینا بھی ہر دو آیہ محولہ بالا کے رو سے سخت غلطی ہے کہ مسلمانوں سے بعد میں آنے والے نبی کی نسبت عہد نہیں لیا گیا اور یہ سمجھ لینا بھی درست نہیں ہے۔ کہ احمدیوں سے یہ عہد نہیں لیا گیا۔ کہ بعد میں آنے والے نبی کو مان لینا اور اس کی امداد کرنا ٭

مو کی تائید و نصرت کرنا۔ اس سے لازمی طور پر ثابت ہوا کہ امت محمدیہ میں رسول آنے تھے۔ (زرقانی)

تریاق ثلاثہ

یعنے

کھانسی۔ نزلہ زکام کا تریاق ان بیماریوں کے بڑھنے سے دق سل ذات الریہ وغیرہ امراض شدیدہ ہوتے ہیں زکام یا نزلہ یا کھانسی والے ہوشیار ہو جائیں۔ ورنہ سل ہو جائیگی دق کا شکار ہونگے۔ ذات الریہ کا نشانہ ہونگے ان تینوں امراض شدیدہ کے لئے تریاق ثلاثہ کا استعمال اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس کے استعمال سے لوگ امن میں رہینگے جن کو زکام کھانسی سینے کی خرخراہٹ دامن گیر رہتا ہو خدا کے فضل سے ہر سہ امراض تھوڑے وقت میں جاتے رہینگے

قیمت فی ڈبیہ ۸/ ملنے کا پتہ۔

نظام جان عبدالرحمن آکا غانی قادیان

نادر تحفہ

حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نورالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیاض سے ہے۔ یہ حضرت مغفور کی مجرب گولیاں ہیں۔ ان کے فوائد ہدیہ ناظرین ہیں (۱) جن اصحاب کو دماغی محنت کرنے سے تکان ہو اور ضعف دماغی کو تکان کیسی ہی ہو۔ ان کے استعمال سے طبیعت بشاش ہو کر تمام تکان رفع ہو جاتی ہے۔ (۲) اعضائے رئیسہ کی کمزوری کے لئے اکسیر ہیں۔ (۳) تمام بدن کی کمزوری کے لئے تریاق ہیں (۴) پٹھوں کی تمام کمزوری کے لئے اپنے اندر برقی طاقت رکھتی ہیں۔ بلکہ یوں کہنا خلاف نہ ہوگا۔ کہ انسان کے لئے اکسیر البدن ہیں۔ **قیمت** ۲۴ گولیاں ۱۲/ کو ملتی ہیں۔ ملنے کا پتہ

دوائی خانہ ہمدرد بیماران قادیان ضلع گورداسپور

نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا وجود پاک کیا تھا ایک پر شوکت آفتاب صداقت جس نے سرزمین عرب سے طلوع ہو کر ششجہت میں اپنا نور پھیلایا ورنہ تاقیامت اسے کوئی نہیں بجھا سکتا میٹھی زبان پنجابی نظم میں آنحضرت صلعم کے حالات دیکھنے ہوں تو ذیل کے پتہ سے چیکار محمدی منگاؤ قیمت ۴/ منشی جھنڈے خان احمدی سنٹ پوسٹ ماسٹر بیگے ہالی (گورداسپور)

حضرت خلیفۃ المسیح اول علامہ مولانا حکیم نورالدین صاحب کے مجربات

مقوی بے نظیر۔ یہ دوائی ہر ایک قسم کی کمزوری دل دماغ ہاتھ پاؤں کا پھڑکنا سستی اعضائے رئیسہ و اعصاب جریان کے لئے سریع التاثیر اور مجرب ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ

مقوی معدہ۔ بدہضمی اور درد گرانی شکم اور قبض کی دافع کھٹے اور جلے ہوئے ڈکار وغیرہ جملہ امراض معدہ بفضل خدا دور ہو جاتے ہیں قیمت فی ڈبیہ عہ ٭

سرمہ زنگاری۔ خارش چشم۔ دھند۔ ککرے۔ جالا۔ پھولا آنکھوں سے پانی جانا۔ سبل وگہانجنی غرضیکہ اکثر امراض چشم میں نہایت مفید اور مجرب ثابت ہوا ہے قیمت فی شیشی عہ

بواسیر خونی۔ یہ گولیاں بواسیر خونی کے لئے نہایت مجرب ہیں قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ ٭

سنون دندان دانتوں کو صاف اور چمکیلا اور مضبوط بناتا ہے۔ مسوڑوں کے خون اور درد کو بند کرتا ہے قیمت فی ڈبیہ چار آنے ٭

دوائی خارش۔ کھجلی خشک ہو یا تر اس دوائی کے لگاتے ہی آرام شروع ہو جائیگا قیمت فی ڈبیہ چار آنے ٭

المشتہر حکیم امیر احمد قریشی شفاخانہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب۔ از قادیان ضلع گورداسپور

ضرورت نکاح

میرے ایک دوست ذات کے سید نہایت نازنین خوبصورت اور پر جوش احمدی ہیں۔ عمر تقریباً بائیس سال ہے لیاقت علمی پرائیویٹ عالمانہ ہے شادی کے خواہشمند ہیں جو احمدی بھائی ان سے تعلق قائم کریگا ثواب دارین حاصل کریگا مفصل حالات کی آگاہی کے لئے پتہ ذیل پر خط و کتابت ہو بہرام خان احمدی نائب مدرس مڈل سکول ...